بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

فکر و نظر کا پچھلا شمارہ سیرۃ النبی نمبر تھا۔ اسے اپریل اور مئی کا مشترک شمارہ بنا کر پیش کیا گیا تھا معمولی اشاعتوں کے مقابلے میں اس کی ضخامت دو چند بلکہ اس سے بھی زیادہ تھی اور اس میں اتنا مواد فراہم کر دیا گیا تھا کہ عام ناظرین مئی سے پہلے اس کے مطالعے سے فارغ نہیں ہوئے ہوں گے جون کا تازہ شمارہ بروقت آپ کے ہاتھوں میں ہوگا انشاء اللہ۔

سیرۃ النبی نمبر کی تیاری جن حالات میں کی گئی تھی، ہم اپنی کارکردگی سے بالکل مطمئن نہ تھے ہمارے ذہن میں سیرۃ النبی کے خصوصی شمارے کا تصور اور ہی تھا لیکن اس کے لئے وقت درکار تھا۔ سال نہیں تو کم از کم چھ ماہ کی مدت تو چاہیئے ہی تھی۔ پھر شائد کوئی قابل ذکر چیز پیش کرنے کی صورت بن سکتی۔ ہماری اس حقیر عاجلانہ کوشش کو بھی عام ناظرین نے جس طرح پسند فرمایا اور شرف پذیرائی بخشا یہ ان کی فیاضی ہے جو ہمارے دلی شکریے کی مستحق ہے۔ رسالے کی مانگ برابر جاری ہے۔ تحسین اور مبارکبادی کے خطوط بھی برابر موصول ہو رہے ہیں۔ اس سے ہماری حوصلہ افزائی ہوئی۔

جون کا شمارہ اس جلد کا آخری شمارہ ہے۔ اس شمارے کے ساتھ فکر و نظر کی بارھویں جلد مکمل ہو گئی۔ جولائی سے ہماری نئی جلد شروع ہوگی۔ پچھلے ایک سال کی کارگزاری کا جائزہ لیا جائے تو اتنا ہی کہا جا سکتا ہے کہ فکر و نظر نے حالات کی تمام تر نامساعدت کے باوجود اپنی اس روایت کو بالالتزام قائم رکھا کہ رسالہ پابندی سے مقررہ تاریخ پر شائع ہوتا رہا۔ اپریل میں سیرۃ النبیؐ نمبر ایک ہفتے کی تاخیر سے نکلا۔ یہ واحد استثنائی مثال ہے اور بے سبب نہیں۔

فکر و نظر آئندہ مستقلاً نستعلیق میں آفسٹ پر چھپا کرے گا ہمارے ناظرین بلاشبہ اسے پسند فرمائیں گے۔ اُردو کی دنیا ابھی ٹائپ سے اس قدر مانوس نہیں۔ اخبارات، رسائل اور عام کتابیں نستعلیق ہی میں چھاپی اور پڑھی جاتی ہیں۔ فکر و نظر ہی نہیں ادارہ آئندہ اپنی اُردو کتابیں بھی نستعلیق میں چھاپنے کا اہتمام کرے گا۔

اس مہینے سے فکر و نظر کا سرورق بھی تبدیل کر دیا گیا ہے۔ تبدیلی جیسی بھی ہو ہمیشہ پسند کی جاتی ہے۔ مگر اچھی تبدیلی وہی ہے جو خوب سے خوب تر کی طرف ہو۔ بعض طبائع تبدیلی کی اس قدر دلدادہ ہوتی ہیں کہ انہیں اچھی بُری سے غرض نہیں ہوتی۔ بد یا بدتر تبدیلی تو بڑی آسان سی بات ہے، البتہ خوب تر تبدیلی اتنی آسان نہیں ہوتی۔ سرورق کی موجودہ تبدیلی کے بارے میں ہمارے ناظرین کا کیا خیال ہے، ہمیں اس کے جاننے سے دلچسپی ہوگی۔

یومِ اقبال کی تقریب سے اقبال کا کچھ بیان ہوجانا فکر و نظر کی دیرینہ روایت ہے۔ اس مرتبہ سیرت نمبر کی غیر معمولی مصروفیات نے ادھر توجہ کرنے کی مہلت نہ دی۔ تلافیٔ مافات کی غرض سے دو مضامین اس شمارے میں پیش کئے جا رہے ہیں۔

داخلی اور خارجی سطح پر ملک و قوم کو جن حالات کا سامنا ہے اہلِ نظر سے پوشیدہ نہیں۔ ہمیں ان حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے پہلے سے زیادہ عزم و ہمت کے ساتھ کمربستہ ہوجانا چاہیئے۔ ضرورت ہے کہ ہم اپنی تمام تر توجہات کو ان فتنوں کے سدباب پر مرکوز کر دیں جو ہماری قومی زندگی میں رخنے ڈال رہے ہیں۔ مذہبی اختلافات، لسانی جھگڑے، صوبائی عصبیتیں، علاقائی رجحانات، مقامی ثقافتوں کا شر انگیز تصور، اس کے علاوہ عریانی، فحاشی اور بے حیائی کی منظم اشاعت، یہ سب ہماری ملی وحدت کو پارہ پارہ کرنے اور قومی حصار کی بنیادوں کو کمزور کرنے کی تدبیریں ہیں جن کا تدارک کرنا ہمارا اوّلین فریضہ ہے۔

فکر و نظر کے قلمی معاونین سے گزارش ہے کہ وہ پامال راستوں سے ہٹ کر ایسے موضوعات پر لکھیں جو موجودہ حالات سے عہدہ برآ ہونے میں جن سے مدد ملے۔ آپ اس سے اتفاق کریں گے کہ ہمارے بیشتر مصائب کی اصل وجہ یہ ہے کہ ہم اپنے مرکزِ ثقل سے ہٹ گئے ہیں۔ ہمارے عوام اور خاص کر ہمارے

نوجوان اس شعور سے بے بہرہ ہیں کہ اقوامِ عالم کی صف میں ان کا مقام کیا ہے اور ان کے قومی تشخص کے اجزائے ترکیبی کیا ہیں۔ اس شعور کو بیدار کرنے کے لئے ہمیں اپنے تاریخی پس منظر میں اسلامی تعلیمات اور قرآنی احکام کو زیادہ سے زیادہ عام کرنا چاہیئے کہ یہی ہماری اصل اساس ہے۔ اسلامی اقدارِ حیات اور اخلاقی تصورات سے نہ صرف روشناس کرانے کی ضرورت ہے بلکہ ایسے طریقے تجویز کئے جائیں کہ وہ ہماری عملی زندگی کا حصہ بن جائیں۔ ذیل میں نمونۃً چند موضوعات تجویز کئے جاتے ہیں۔ ان سے کچھ اندازہ ہو جائے گا کہ ہمارا مدعا کیا ہے۔

جداگانہ مسلم قومیت اور اس کے عناصر ترکیبی۔ خلافِ اسلام اور پاکستان دشمن افکار و نظریات کی بیخ کنی۔ مذہب اور قومیت۔ مذہب اور ثقافت۔ مذہب اور زبان۔ علاقائی زبانیں اور فکری یکجہتی۔ اسلام اور مقامی ثقافتیں۔ پاکستان میں بسنے والے تمام لوگوں کے درمیان بلا امتیاز برادرانہ تعلقات استوار کرنے کی مؤثر تدابیر۔ پاکستان میں سیاسی ہم آہنگی۔ پاکستان کے استحکام اور سالمیت کے لئے عملی تجاویز وغیرہ۔